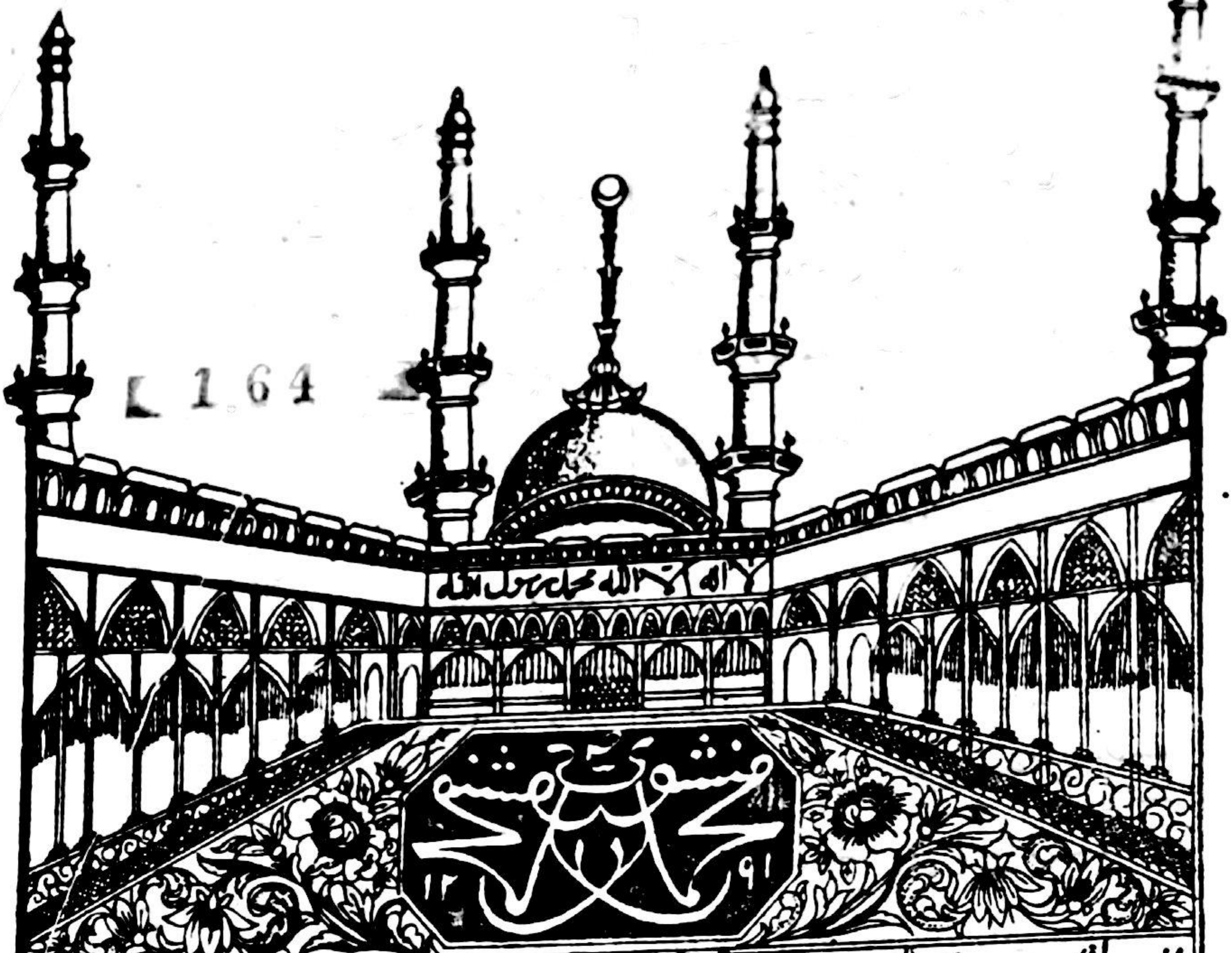

منشور رسولاں ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل نہ تجہیل | کو بان صفت سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۶ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | جلد ۳

اشتہار

گوناگون تحمید لوس خدای واحد کو لایق ہے جو شکیت کی تہمت سے منزہ اور عیوب ترکیب و تجسیم سے مبرا ہے اور بوظلون توصیف اوس خاتم النبیین سرور عالم کو زیبا ہے جسکو مبعوث خدا نے انبیای سابقین کو بنایا ہے۔

بعد سپاس خلاق عالم و نعت جناب رسول اکرم مشتاقان حق پسند کو بشارت و سامعین دین اسلام کو اشارت ہو کہ یہ اخبار مہینے مین تین بار پانچوین پندرہوین پچیسوین کو چھپکر شایع ہوتا ہے سالانہ قیمت اسکی بصیغہ پیشگی چار روپیہ دو آنہ مع محصول ڈاک مقرر ہے اور مابعد المضاعف۔ مگر ہر جنس کے گورنمنٹ و راجگون گرامی مرتبت سے پیشگی سالانہ ۱۲ روپیہ مابعد دوہری قیمت لی جائیگی۔

اور اس اخبار مین مضامین مفید عام نعت اور مفید خاص فی سطر باجرت اندراج ہون گے۔

مگر یہ کہ جن حضرات کو کسی قسم کی تحریر یا ارسال زر قیمت اخبار وغیرہ منظور ہو تو بذریعہ منی آرڈر یا بحث لفظ آنہ ہی راقم آثم کے نام ارسال فرماوین

العبد

محمد عبد المجید سکرٹری زمرۂ احباب مسکر بنگلور۔

نے کتنے آیتین اور سورتین قرآن سے خارج کرائین قطع نظر اسکے
کہ یہہ کسی روایت صحیح سے ثابت نہین بڑی نادانی ہے اگر ہم
فرض کرین کہ آنحضرت نے کوئی سورت یا آیت خارج کرائی تو
بھی قرآن مجید مین کیا نقصان لازم آیا کسی عاقل کے نزدیک
اُسکی خارج کرانے سے کچھہ نقصان نہین ہوسکتا کیونکہ جن کے کہنے
سے ہمین قرآن کو کلام الٰہی جانا پھر اگر وہ یہہ کہدین کہ خداوند
کریم کی حکمت نامتناہی کا تقاضا یہہ ہے کہ فلان سورت یا
فلان آیت جو نازل ہوی تھی اب اوٹھائی جائے اور دنیا مین
پہنچوڑی جائے تو قرآن مین کیا نقصان آئیگا جن کے کہنے
سے اوس سورت اور اس آیت کا قرآن ہونا معلوم ہوا تھا
اونہین کے کہنے سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ وہ سورت یا آیت قرآن
مجید مین داخل نہین اور باقی جسقدر ہے بلاشک و شبہ کلام
خدا ہے اوسمین کسی طرح کا نقص نہین البتہ اگر کوئی غیر نبی
کسی آیت یا سورت کو خارج کرتا تو البتہ محل کلام تھا باقی رہا
حضرت کا بھول جانا سو وہ بھی کسیطرح ثابت نہین ہوسکتا بلکہ خود
قرآن مجید سے آنحضرت کا بھولنا ثابت ہے سورہ اعلیٰ مین
اللہ جل جلالہ اسطرح ارشاد فرماتا ہے لنقرئک فلا تنسی الا
ما شاء اللہ یعنے ہم پڑھائین گے تجھے ای محمد پس تو بھولیگا
تو کچھہ ہی دیکھئے کسطرح اللہ تعالیٰ آپ کے بھولنے کی نفی کرتا
ہے جب خدا تعالیٰ نے بھولنے کی خبر دیتا ہے پھر کیونکر آپ بھول
سکتے ہین اب تو خود خداوند کریم اپنے نبی کے نہ بھولنے کا
ضامن ہوگیا ایسے نبی کے یاد کا کیا پوچھنا ہے اب یہان
ایک خرشباتی رہا ہے اوسکا بھی جواب دینا ضرور ہے وہ

یہہ ہے کہ آیت مذکورہ مین الا ما شاء اللہ بطور استثنا وارد
ہے اور اسے بھولنا ثابت ہوتا ہے اُسکا جواب یہہ ہے کہ کلام
عرب مین استثنا سے کبھی محض نفی مقصود ہوتی ہے کسی شے
کا اثبات مقصود نہین ہوتا اور یہان بھی ایسا ہی ہے چنانچہ
تفسیر کشاف وغیرہ مین لکھا ہے اور اچھا بالفرض اگر استثنا
سے اثبات نسیان ہے منظور ہے تو بھی کچھہ قباحت لازم
نہین آتی کیونکہ اس وقت آیت کا یہہ مطلب ہوگا کہ ای محمد تم
بھولوگے تم کسی آیت یا کسی سورت کو مگر جسکا بھولنا ہمین منظور ہے
حاصل یہہ ٹھہرا کہ جسقدر اپنا کلام مقدس ہمین دنیا مین بواسطے
تیری رکھنا منظور ہے اوسقدر ہم تجھے یاد کرادینگے اور تو اوسے
نہ بھولیگا اور جس مقدار کلام کا ہمین دنیا مین رکھنا منظور نہین
اوسے بھلا دینگے جو حکمت غامضہ اوس مقدار کے نازل
کرنیکو متقاضی ہوی تھے وہی حکمت اب اس بات کو چاہتی ہے
کہ اسقدر کلام اس دنیا سے اوٹھالیا جائے اور ای محمد تیری
گنجینہ سے محو کردیا جاوے اہل دانش انصاف فرمائین کہ اس نسیان
مین کیا نقصان ہے ایسے نسیان پر تو سو بار قربان ہین واضح ہو
کہ تفسیر فتح العزیز مین چند روایات منقول ہین جس سے اثبات
ہوتا ہے نہ نسیان اونہین روایات کو پادری صاحب نے دیکھکر ایسا
وہم کیا ہے مگر اس تحریر مین ہمین اون روایات مین کلام کرنا
اونکی سند بیان کرنا ضرور نہین اگر پادری صاحب اون روایات کو
نقل کرینگے تو انشاء اللہ جواب الجواب مین ہم بھی دیکھ لینگے
مگر اسقدر یاد رہے کہ جو روایت منقول ہو بسند منقول ہو ورنہ
ہرگز قابل سماعت نہوگی اور یہ بھی یاد رہے کہ صحابہ کا جو بھولنا تحریر

کرتے ہین اُس سے اونکی کیا غرض ہے آیا یہ مطلب ہے کہ کسی
آیت یا سورہ کو تمام صحابہ بھول گئے کسی کو یاد نہ رہے یا اکثر
یا بعض در صورت اول یا ثانی پادری صاحب کا محض ایک جھوٹا
دعوی ہے اگر ہے ہین تو کسی روایت سے ثابت کرین بہت سے
روایات اکثر صحابہ کا حافظہ ہونا ثابت ہے اور صحابہ کرام کو۔
اسقدر یاد رکھنے مین کوشش تھے کہ جسکی کچھ نہایت نہین صحیح
بخاری وغیرہ کتب حدیث مین موجود ہے کہ زید بن ثابت رض جب
کلام اللہ ایک جگہہ جمع کرنے لگے تو ایک آیت اوسنین لکھی ہوی
ملی بعد تلاش کے ایک صحابہ کے پاس لکھی ہوی پائی مقام غور
ہے کہ ایک شخص کو اسقدر یاد تھا کہ ایک آیت نہ رہنے پائی
پھر تمام یا اکثر صحابہ کا بھولجانا کیونکر خیال مین آسکتا ہے اور اگر
صورت ثانی مراد ہے یعنے بعض صحابہ بھول گئے ہین کہتا ہون
کہ بعض کا بھولجانا اکثر ثابت بھی ہو تو ہماری کیا مضر ہوگا اگر
سو مین سے ایک یا دو شخص بھول گئے تو قرآن مین کیا نقصان
ہو سکتا ہے اور حقیقت حال تو یہ ہے کہ جو وقت صحابہ کرام
کے قوت حافظہ کو خیال کیا جاوے اور پھر اونکی اہتمام اور
شوق مواظبت اور ذوق تلاوت کو دیکھا چاہیے کہ وہ لوگ
تلاوت کلام اللہ کی کسقدر حریص تھے اور کیسا اوسکا اہتمام کرتے
تھے تو عقل محال عادی سمجھتی ہے اونکو بھول جانیکو اور اگر اس
باتون سے قطع نظر کیجاے تو ہم کہتے ہین کہ تمام کلام اللہ
حضرت کے وقت مین لکھا ہوا موجود تھا پھر اگر کسی کو بالفرض
کوئی آیت یا کوئی سورت یاد نہ ہے تو کیا قباحت لازم آئی
لکھا ہوا تو موجود تھا وہہ تو فرماے کہ انجیل کسے یاد تھی جو

آپ دوسرون کو بھول جانے پر طعن کرتے ہین ہان خطا سے
کسے مین چوک گیا آپ پر یہ طعن نہین ہو سکتا کیونکہ انجیل کو
کسی نے یاد ہی نہین کیا پھر بھول جانے کے کیا معنی بھولنا
تو فرع ہے یاد کرنیکو جب کسی نے یاد ہی نہین کیا تو بھولنا کون

کیفیت جمع و ترتیب قرآن مجید و تواتر آن از نبی آخر الزمان تا این زمان

قول دہم اور نہ اوسکی کیفیت اور ان ماجرون کا حال لکھتا ہون
جو بوقت جمع و ترتیب قرآن گذری اور جو جو اختلاف اور نزاع
ہوا اور جو صحیفہ عثمان نے جمع کیا اوسپر کیا کیا کلام صحابہون نے کیا کہ کسقدر
قرآن جمع ہونے سے رہگیا اور کون کون سی سورت ابا بس
مجموعہ مین شامل ہے جو قرآن نہین ہے **اقول** اس قول کا
حال بھی مانند قول سابق کے ہے یعنے سراسر دہوے بازی
اور بہتان طرازی ہے افسوس ہے کہ پادریصاحب نے حق گوئی اور
تحقیق کو طاق مین رکھکر ادہر ادہر کے قصہ کہانیان غلط پلط
روایتین سنکر الزام دینے کو مستعد ہین بھلا ایسی باتین
لکھنے سے پادریصاحب کو سواے ندامت اور پشیمانی کے اور کیا
حاصل ہوگا عزیزمن میدان مناظرہ ایک دشت پر خطر ہے
کہ بہت سے بوالہوس اس میدان مین آتے ہین اور شیر مردون
کی تہپڑی کھاکر اپنا سا موہنہ لے رہ جاتے ہین اس میدان
مین اوسیکا کام ہے کہ آلات تحقیق و تدقیق سے آراستہ اور
فکر لایق اور رای صایب سے پیراستہ ہے سمند انصاف پر سوار ہو
و اعتساف سے برکنار بیگانہ وار جوانب و پہلو سے ہشیار
چلتا ہے ایسا ہی شخص اس راہ کو طی کر سکیگا اور منزل مقصود کو

پہونچیگا ورنہ جابجا ٹھوکرین کھائیگا مفت ندامت اوٹھائیگا
اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا جسکو میری اس مقولہ کی تصدیق ہنوذہ
بنظر غور اس تحریر کو دیکھ لے یقین ہے کہ پھر کسیطرح کا شک
اوسے باقی نہ رہیگا۔ آمدم برسر مطلب چونکہ پادری صاحب
نے اس مقام پر ازراہ بے علمی اور ناواقفی یا ابلہ فریبی کہ
بہت بڑا طعن قرآن مجید کے جمع و ترتیب پر کیا ہے لہذا ہم
چاہتے ہین کہ کچھ مجملاً حال قرآن مجید کے جمع و ترتیب کا
بیان کرین تاکہ طالبان حق بخوبی جان لے کہ جہان مین کوئی
کتاب مثل قرآن مجید کے نہین اور جس حفاظت اور احتیاط
کے ساتھہ قرآن مجید شایع ہوا کوئی کتاب آسمانی نہین ہوئی
اور کسی اہل کتاب کی یہہ مجال نہین کہ اپنی کتاب کی صحت
اور سند مثل قرآن مجید کے بیان کر سکے۔ باقی آیندہ

تصحیح اور معذرت

راقم محمد علی

ہم نہایت پشیمانی سے ناظرین منشور محمدی کی خدمت والا
مین التماس کرتے ہین کہ اخبار نمبر ۱ جلد ۳ صفحہ ۱۲ کالم اوّل مین جو
خبر ہماری کارسپانڈنٹ صاحب نے تعمیر مسجد امرتسر کے بارے مین
لکھی ہے اور اسمین یہہ لکھا ہوا ہے کہ بجمن اہتمام محمد جان صاحب
آنریری میجسٹریٹ جو مسجد تعمیر ہوی ہے اسکی تعمیر کے لئے
ملکہ معظمہ نے بیس ہزار روپیہ عنایت فرمائین۔ حقیقت مین
فقرۂ اخیر کہ ملکہ نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے بیس ہزار روپیہ
عنایت کیین نہایت ہی غلط ہے اور یہہ غلطی بھی ہماری
کارسپانڈنٹ صاحب امرتسر کی نہین بلکہ اونہون نے لکھا تھا
کہ بیس ہزار روپیہ ملکہ معظمہ نے عنایت فرمائے ہین اور
مسجد کے لئے عنایت کیین اور درحقیقت اونہون نے ایسی صریح غلطی
کی کہ جسکا نتیجہ ہر ایک خود خیال کر لے سکتا ہے۔ ہم جناب محمد جان
صاحب آنریری میجسٹریٹ کی جناب مین اپنی غلطی کا اقرار کرتے
ہین اور اونسے معذرت کرتے ہین کہ یہہ خطا ہم سے ہوگئی۔
الانسان مرکب الخطاء والنسیان کے نظر کرتے امیدوار عفو ہین

ع پوشش گر خطای رسی وطعنہ مزن ز کہ ہیچ نوع بشر خالی
از خطا نبود۔ فقط۔

اطلاع ضروری

اس اخبار کے چند ناظرین اون رسالون کے خریدنے
کی جو مذہب تثلیث کی تردید و نیز رفع اعتراضات
مثلثین مین جو دین اسلام پر کئے گئے تھے تالیف
کئے گئے ہین۔ نہایت خواہش ہے۔
لہذا مصنفین و مولفین رسایل مذکورہ و نیز اُن رسالون کے
بیچنے والونکی خدمت گرامی وجہت مین التماس کیجاتی ہے کہ مہربانی
اونکی نام سے مع قیمت آگاہ فرمائین اور اپنے نام و نشان سے بھی
خبردار کریں۔ یا تھوڑے تھوڑے کتب بطور امانت دفتر زمرۂ احباب مین بھیجا
ڈالیں۔ بعد فروخت ہونیکی مبلغ اون کتب کا مرسل ہوگا فقط۔

بمقام معسکر بنگلور در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبد المجید سکرٹری طبع شد

ترقی اسلام

ہمارے کارپرداز ... رقمطراز ہین کہ فیض آباد مین ۹ ر
ماہ محرم کو ایک والا صاحب توفیق ہندی مع زن و فرزند
بدولتخانہ جناب مولوی سید علیصاحب پیش نماز فیض آباد
مدام ظلہ حاضر ہوکر خود بخود مشرف باسلام ہوے اور بعد نماز
جمعہ کے مجلس مین حاضری ہی تقسیم کی ایک شخص کا تصدق
حسین اور دوسرے کا غلام حسین نام رکھا گیا اسیطرح ایک
اور شخص ۲۳ ماہ مذکور کو مسمی لالہ چندی پرشاد پسر لالہ مجلس رائے
قانونگو سے پرگنہ اودھ دولتخانہ جناب ممدوح القدر پر
مشرف باسلام ہوا اوسکا بھی نام تصدق حسین رکھا گیا یہ
شخص برادری مہرت سے اور عالیخاندان ہے۔ آثار ملاحظہ

ناظرین اخبار بغور ملاحظہ کیجیے

افسوس ملال ہنیا چلا جاتا ہے سال گذشتہ کا بعضے ہمارے
مشتریون نے زر اخبار عنایت نہین فرمایا اور نہ سال حال کی
پیشگی عنایت فرمائی ہے اگر چند احباب کی خدمت مین
خطوط بھی روانہ ہوے جواب تک نہ آیا جناب کریمی مین احمد
عبداللطیف صاحب محاسب دفتر انجمن اسلامی نے بھی تقاضا
شدید کیا اثر تو کچھ نہوا ہمکو بار بار تقاضے سے شرم آتی ہے
مگر ماہ جون کی پہلی تک اور انتظاری کیجگی جن حضرات
پر زر بقایا ہوگا اُن کے نام بہ مجبوری اخبار مسدود کیا
جائیگا اور بذریعہ اخبار اُن سے مضاعف وصول کیا
جائیگا اور جن مشتریون نے پیشگی سال حال تاریخ مقررہ
تک اوکی نہ بھیجی اشتہار دوفی قیمت انکو دینی پڑیگی

غزل

منشی سید ابراہیم صاحب تخلص خلیل

خدا اسکا فضل احسان پائے جسکا جی چاہے
وہ توحید و رسالت پر در آئے جسکا جی چاہے

محمد مصطفے جب سے ہوئے مبعوث دنیا مین
ملا ہے راستہ جنت کا آئے جسکا جی چاہے

حسینانِ ولایت حسن کے ہین دیوتا یارو
نہ کیون کر نقد ایمان کو گنوائے جسکا جی چاہے

رہِ تثلیث نامعقول ہونے مین شبہ کیا ہے
عجب ہے اس مین پھر اب وہ کہلائے جسکا جی چاہے

مریض کفر و عصیان کو بجز اسلام کیا درمان
بھلا کلمہ تو پڑھکر آزمائے جسکا جی چاہے

وصالے جہل کا ملنا نہ عیسیٰ سے بھی ممکن ہے
یہہ سچی بات ہے جو منہ پھرائے جسکا جی چاہے

ہدایت کا خزانہ گرچہ ملنا سب کو مشکل ہے
ضلالت مین نہ دل اپنا پھنسائے جسکا جی چاہے

نجاتِ آخرت ہر یک کو حاصل ہو تو کیا بہتہ
سقر کی آگ سے تن کو بچائے جسکا جی چاہے

پہلا اسلام کی ہے بیخبر ان کہدے خلیل اتو
خوشی سے اس چمن مین کیون نہ آئے جسکا جی چاہے

تہ پیل چیکہ درخت پلیمان لاتا

اسکے کہتے ہین کہ اخبار نور افشان نمبر ۱۴ جلد ۱۰ مطبوعہ ۳
اپریل ۱۹۱۳ء مین ایک مضمون بعنوان سوم پیل چیکہ کر

درخت پر یقین لانا راقم کی نظر سے گزرا اول تو یہ عبارت
صحیح نہین کیا معنی پہل کے دیکھنے اور چکھنے مین فرق ہے
صاحب عبارت کا فی الغیر ادمی ہے یا نہین جاتا کیونکہ بہت
سے پہل ایسے ہوتے ہین کہ دیکھنے مین خوشرنگ اور خوشنما
اور بو باس نہایت دلربا کہ بو باس سے مگر چکھنے مین نہایت
تلخ اور بدمزا ہوا کرتے ہین اور علاوہ اس کے صرف پہل کے
دیکھنے ہی پر انسان کا سیر ہو جانا نہین ہے بلکہ چکھنے اور
کھانے پر منحصر ہے۔ ہان صاحب دیکھنے کے قابل ضرور ہوتا
ہے کہ جس سے دماغ اور دل کو فرحت پہونچتی ہے میری نزدیک
اسلئے مناسب اور زیبا ہے کہ اگر یون ہو پہل چکھکر درخت پر
یقین لانا بالغرض اگر صاحب عبارت کو یہ کلمہ ناگوار گزرے
تو اس شبہکا رفع کرنا بھی اون کا ذمہ ہے وہ یہ ہے کہ بیان
مذکورہ بالا سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ صرف پہل دیکھکر
درخت پر یقین لائے ہین مگر اوس پہل کو ابھی تک چکھا
نہین ہے کا شکہ اگر چکھا ہوتا تو اسکی کچھ کیفیت اور لطف
بھی بیان کرتے اس محل پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایمان
اونکا دیکھا دیکھی ہے۔ صاحب عبارت اپنے تحریر کا نتیجہ
نکالتے ہین کہ مسیح کا کیا کام ہے وہ روح اللہ کا چشمہ ہو کر
انسان کو روح اللہ دیتا ہے ہمنے دیکھا کہ جنون نے دل سے
مسیح پر اعتبار کیا اونکا مزاج بدل گیا اُن کو نیا دل
ملا ہمنے خود بارہا ایسون کے بول چال کی تبدیل دیکھی الخ۔

جواب صاحب عبارت کا یہ صرف دعوی ہے کیا
خوب ہوتا کہ اگر وہ اون لوگون مین سے ایک دو کا مزاج
بدلا ہوا اور دو نئے دل والے کر کہ ہمکو بھی بتلاتے اور
اونکا نام و نشان اپنے اخبار مین لکھتے تو ہم بھی جانتے کہ ان صاحب
حضرت مین جو ایسے تبدیل اور اب الیسے بکثرت ہین اور بالفعل اسمین
ایک نام کو بھی نہین ہے بعض نخوت حسد مغلسی و غیرہ کا لباس
اونھون نے اوتار کر دور پھینک دیا ہے اور اوس سرچشمہ مین
کہ جسکی تعریف جناب صاحب عبارت فرماتے ہین اونھون نے غسل
کر لیا اور اوس کے برکت افلاس کی کدورت اُنسے دور ہو گئی
ہے جب اونکی تبدیلی کا حال ماضی سے مقابلہ کر کے تحریر ہو تو
ہم کیونکر یقین کرین کہ اونکا دل بدل گیا ہے اور اوس چشمہ کی
تاثیر انمین یہ ہوی ہے ظاہرا تبدیلی ہمکو صرف اسقدر نظر
آتی ہے کہ کوئی صاحب نئے دل والے مانع روزگار تھے
اور کہ ایک در بدر خاک بسر پھرتے تھے اور بہت
آوارہ عذر زدہ تھے اور بے شمار کال کے مارے ہوے کہ
بنگالی تھے فی الحال مشن کے برکت اور اس چشمہ کے طفیل
یہہ ثروت اونھین نصیب ہو گئی ہے کہو جی اسوقت اونکا دل
نہ بدلے تو اور کب بدلیگا ہم یہہ نہین کہتے کہ سب صاحب اسی حالت
مین مبتلا ہو کر اوس چشمہ کیطرف رجوع لائے ہونگے شاید وہ
لوگ کہ جنکے مداح صاحب موصوف ہین ایسے بھی ہون کہ جنکی زیارت
سے ہا قسم محروم ہوا اور جناب مسیح کے روح اللہ ہونے
مین کسی کو شک و شبہ نہین ہے اور نہ اسمین کچھ جای گفت
ہے اور یہہ کلمہ البتہ جاے اعتراض ہے کہ وہ انسان کو روح اللہ
دیتا ہے وہ تو آپ خدا سے دعا کا محتاج رہا اور نہایت حالت
بناہ میں صلیب پر کھینچا گیا تو اب ثابت ہو گیا کہ فیض روح اللہ

کا دینا قبضہ اقتدار باریتعالیٰ مین ہے اور مسیح علیہ السلام فقط
اون کے رسول اللہ ہین اور جنہین صلیب پر آپ چڑھا بتلاتے
ہین۔ اون کے صاف اور کھلے اخلاق معرکہ بیان مین دعوی کے لئے
سند تصور کرنے کا ذمہ ہین۔ اور ایسا خیال خام ہے کہ جناب
مسیح کو ہم نے دیکھا یا نہین یا حضرت محمد صاحب صلعم کو نہین دیکھا اور یا
جناب رامچندر صاحب وغیرہ اوتار کو ہمنے نہین دیکھا اور نہ خدا کو
ہمنے دیکھا ہے جو کوئی یہہ اعتراضات نامعقول پیش کرتا ہے حقیقت
مین خبط مین داخل ہے اور ایسے توہمات کا جو جواب آپ نے تحریر
فرمایا ہے اوسپر ہمارا صاد ہے۔ اور یہہ کہنا کہ ہم مسیح کا
کام دیکھکے ایمان لائے ہین الخ۔

اگر یہہ قول آپکا آپ کے عقیدہ کے موافق تصور کیا جائے تو
یہہ محض آپ کے عقیدہ ہے پر چھوڑ دینا کافی ووافی ہے اور
اگر اسکی دعوت عام مدنظر ہے تو اسکا ثبوت آپکو دینا چاہیے کیا
باعث ہر ایک اہل کتاب کہہ سکتا ہے کہ ہم بھی اپنے انبیا اور
اوتارون کے کام دیکھکر اون پر ایمان لائے ہین تو بس اب
آپ ہی فرمائے کہ اسمین مسیح کی کیا خصوصیت ہے ہر ایک
اہل مذہب کا یہی دعوی ہے فقط۔ راقم کارسپانڈنٹ۔

ہدایت من جانب اللہ ہی

اخبار نور افشان مطبوعہ ۲ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء مین ایک مضمون بہ
مسمی متلاشی نجات کو کتنا علم ضرور ہے میرے مطالعہ مین آیا
افسوس ہے کہ اخبار موصوف مین مسایل مین تو بڑے بڑے بیان
ہوتے ہین مگر جب کوئی متعلم انکی اصول ٹٹولتا ہے تو محض خلاف
نظر آتا ہے سراب کی طرح لمعہ کا دھوکا دیتا ہے اول
جائے غور ہے کہ متلاشی نجات کہان اور کتنا علم کہان اور
پھر اولٹا اپنے طرف سے ہندو اور مسلمان پر زیادتی کا پھپا پانڈا
کہ وہ نہین بتلا سکتے۔ حضرت من ذرا پہلے پہل بندیہ نور افشان
کے یہہ سوال کسی ہندو اور مسلمان سے پوچھا تو ہوتا بعد رد و
قدح کے آپ کو اختیار تھا جسپر چاہتے گیان اور علم کے تہمت
لگاتی دوم آپنے جو علم بے حد کے حد نیکی اور بدی کے شناخت
تک لگائی ہے یہہ کونسی علم ہے کیا انسان علم سے نجات حاصل
کر سکتا ہے ذرا جناب مسیح علیہ السلام کے شاگردون کا تو حال
دیکھیے اور فرمائی اونکو کہان تک علم تھا وہ بیچارے مجہولی
تھے اور ہمیشہ جناب مسیح کا قول برعکس سمجھتے رہے اور جناب
مسیح صاحب اکثر اون کو کم اعتقادون کے خطاب سے پکارا کرتے
تھے دیکھو متی ۱۶ باب ۸ درس لیکن یسوع نے یہہ جان کے کہا کہ
ای کم اعتقاد وا پس مین کیون سوچ کرتے ہو اس لئے کہ روٹی
نہ لائے۔ اور علاوہ اس اگر نجات کا حصول علم پر منحصر ہوتا تو
پھر بڑے بڑے فاضل اور اکابر فلاسفی نامی گرامی دہر کے
اور لامذہب ہوتے یہان دیکھو تو اون کے علم کو کیا ہوا تعا
کیا اونکو نیکی و بدی کی شناخت تک علم نہین تہا الغرض
یہہ ساری عبارت سراپا اپنے پایۂ صداقت سے خارج ہے
متلاشی نجات کو صرف فضل خدا کا درکار ہے جب خدا کے
رحمت بندہ پر ہوتی ہے تو وہ اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہے
اور قرآن شریف پر اپنا یقین لاتا ہے۔ فقط

راقم کارسپانڈنٹ

تتمہ جواب اعتراضات ڈاکٹر پیٹر ویل جرمنی

من جانب افضل العلما جناب مولوی چراغ علی صاحب مؤلف المعالی

میزان الحق ص ۲۶۹ - یہہ سب گذارشات ڈاکٹر ویل صاحب کی کتاب سے اخذ کرلی گئی ہین - اور انہون نے انہین کتب انسان العیون اور طامس اور سیرت الرسل کتاب سے نکالا ہے اور ان کتابون مین یہہ گرفتارشات مفصل بیان ہوتی ہین اب اہل انصاف غور کرین کہ ایسے باتین پیغمبر خدا کے لایق ہین یا نہین کیونکہ کسی سچے نبی نے کبھی نہین کہے -

جواب یہہ سب اعتراضات جو پادری فنڈر صاحب نے ڈاکٹر ویل جرمنی کے اعتماد پر بطور تقلید خلاف تحقیق نقل کئے ہین - ہم ثابت کرچکے ہین کہ بے اصل اور بے بنیاد ہین - ہاں بظاہر سند کے لئے انسان العیون وغیرہ کتب سیر کا حوالہ دیا گیا ہے - مگر سیرت کے کتابون کی کیفیت اور روایتون کی حالت ہر اک صاحب تحقیق کو معلوم ہے کہ کسقدر راونکی وقعت اور اعتبار ہو سکتا ہے - اور جبکہ ہم بالتحقیق دریافت کرتے ہین کہ سیرت کے کتابون کی روایتین بے تمیزی سے جمع ہوئے اور انمین ضابطہ روایت کے موافق راویون کی دیانت اور امانت قوت حافظہ اور صدق قول کی تفتیش نہین ہوئی - اور اگر اُن عیبون اور نقصانون سے پاک بھی ہون تب بھی اعتبار اسناد کے خاصہ سے اور فن درایت کے قاعدے سے ان خبرون پر یقین کلی اور وثوق کلی نہین ہو سکتا - یہہ باتین ماہران فن کو بخوبی معلوم ہین اور اسمین شک نہین دراصل ان لوگون نے جنہون نے ابتدا مین جناب پیغمبر کے سیرت کے کتابین اور مغزوات کے

حالات تلمذ کے مثلاً زہری - ابن اسحاق - واقدی وغیرہ تو ان لوگون نے ہر ایک قول در روایت کو جو سنے مین آیا لکھہ لیا - انکی نیت اور غرض اس جمع و تالیف سے یہ نہ تھی کہ ان روایتون پر عقلی اور نقلی روایتون کی صورت مین ظاہر کرین - بلکہ انکا مقصود صرف اسیقدر تھا کہ اسبات کے متعلق جتنے روایتین راویون سے بیان کرین اور لکھہ لیجاوے اور ہر اک روایت کا اصل ماخذ کا پتہ لگ جاوے - تاکہ روایت کی مخرج بہ اطلاع ہو جاوے - اور نیز حدیث کی اسناد کی لیاقت ہو جاوے - ایسے ہونے سے مولف اور جامع بھی بری الذمہ ہو جاوے - مگر اس حقیقت سے کسی کو انکار نہین کہ یہہ خبرین جو سیرت کے کتابون مین روایت ہوئے ہین بہت سے بے اصل افواہین اور کسیقدر دشمنون اور منافقون کے بناوٹین اور بدخواہون کے بندشین ہین اور بہت سے ایسے روایتین جنکا سلسلہ اسناد ضابطہ کے موافق درست نہین - اور کئی ایک ایسی روایتین ہین جنکی راوی دیانت دار اور جامع شرایط نہین - اور کتنے ایسے ہین کہ جنکی راوی نیک نیت تھے مگر حافظہ کا ضعف اور وہم کا غلبہ بہت تھا کہ وہ کبھی کوئی روایت ٹھیک ٹھیک جیسی سنی تھی نہین کر سکتے اور نہ انکو لکھہ لیتے - اور نہ زبانی حفظ و ضبط کرنے پر اہتمام کرتے تھے - پس جن کتابون کی روایتین ایسے ماخذ سے لی گئی ہون گی وہ کب لایق اعتبار کے قابل تمسک ہو سکینگے -

زیادہ طول و تقریر کی ضرورت نہین انمین کتابون مین سے انسان العیون فی سیرت الامین للمامون جو زینہ اور شہوار استن؟

اسکا مصنف کتاب مذکور کے دیباچہ مین لکھتا ہے
ولایخفی ان السیر تجمع الصحیح والسقیم والضعیف والبلاغ والمرسل
والمنقطع والمعضل دون الموضوع۔ ومن ثم قال الزین العراقی
رحمۃ اللہ ۔ ولیعلم الطالب ان السیر ۔ تجمع
ماقد یصح وماقد لایصح ۔ وقد قال الامام احمد بن حنبل رحمۃ
من الائمۃ۔ اذا روینا فی الحلال والحرام شددنا۔ واذا روینا
فی الفضائل ونحوھا تسامحنا۔ وفی الاصل الذی ذھب الیہ کثیر
من اھل العلم الترخص فی الرقائق وما لا حکم فیہ من اخبار
المغازی وما یجری مجری ذلک۔ وانہ یقبل منھا ما لا یقبل
فی الحلال والحرام لعدم تعلق الاحکام بھا فقط۔

یعنے یہہ بات پوشیدہ نہین ہے کہ سیرت کی کتابون مین صحیح اور سقیم
ضعیف اور بلاغ مرسل اور منقطع اور معضل بھی سوای موضوعی روایتون
کے جمع رہتے ہین۔ اور زین عراقی نے کہا ہے کہ طالب تحقیق کو
معلوم ہوجاتا ہے کہ سیرت کی کتابون مین سچی باتین بھی جمع ہین
اور جھوٹی بھی۔ اور فن حدیث کے اماموں مین سے امام احمد
وغیرہ نے فرمایا ہے کہ جب ہم کوئی روایت کسی چیز کے حلال
یا حرام ہونے کی باہمین روایت کرتے ہین تو اسکی روایت کرنے مین
ہم شدت کرتے ہین۔ اور جبکہ فضایل یا اُس کے مانند اور مضمون
کی روایت کرتے ہین تو اسمین سہل انگاری کرتے ہین۔ اور اہل
کتاب یعنی عیون الاثر مین لکھا ہے کہ بہت سے اہل علم لوگون نے
رقایق کے بیان مین اور ایسی روایتون مین جنمین کسی چیز کا حکم نہین ہے
مثلاً لڑائیون کی خبرین اور اور جو اسکی مانند ہون اجازت
دی ہے اسمین تحقیق اور تنقید نہین کرتے بلکہ جیسی باتین
ہین ویسی ہی روایت کرتے ہین) اور ایسے مضمون مین ہم ان
روایتون کو قبول کرلیتے ہین (یعنی نقل و روایت کرتے ہین)
جو روایتین حلال و حرام کے بیان مین قبول نہین کی جاتین
کیونکہ پہلی قسم کی روایتون کو احکام سے تعلق نہین ہے (بلکہ وہ
اخبار ہین انتہی)۔ پس جبکہ محققین نے مغازی یعنے لڑائیون کی
روایت کو علی العموم بے معتبر ٹھہرایا ہو (و لاعبرۃ للمغازی)
۔ امام احمد) اور خود مصنف انسائیون العیون نے ایسی تصریح
بکمال توضیح کردی ہو تو ڈاکٹر ویل کا اسی کتاب سے ستائیس
نقل کرکے انکو منشای طعن قرار دینا بڑی خیانت اور یاوری
فنڈر صاحب کا اسے ایک بڑی عمدہ شئے تصور کرکے اسپر اعتماد کرنا
کورانہ تقلید ہے۔

اعتراض مورخین کہتے ہین کہ ستائیس غزوون مین
تو خود محمد شامل تھا اور انیس سریہ اسکے حکم سے کئے گئے۔

فقط جواب ۲۷ غزوون مین شرکت ایک عدد خلاف
تحقیق اور بے اصل ہے (لانہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقاتل
بنفسہ فی شئ من تلک الغزوات الا فی الاحد۔ انسان العیون ج
۲۔ ب مغازی صفحہ ۲۸۸) البتہ صرف اک غزوہ احد مین جناب
پیغمبر خود لڑتے تھے۔ اور اگر بالفرض ان غزوات مین شرکت
ثابت بھی ہو تو اگر ایسے لڑائیون مین جو مسلمانون کی جان و مال
اور دشمنون کی دفع ایذا رسانی اور امن و امان قایم کرنے کے
واسطے۔ مدافعت کے لڑائیان ہوا نمین شامل ہونا دلیل کینہ
کشی ہو تو ہم نہین جانتے کہ حضرت موسیٰ اور یسوع کے لڑائیان
جو ابتدائی اور اعتدای ہیئتین انمین اُن حضرات کی شرکت کیا

سمجھی جاوین گے - اور ۹ آسر یہ کی کیفیت بھی مغالطہ سے
خالی نہین ہے کیونکہ جو لوگ اور دینی کی تعلیم کے لئے یا تجارت
کے لئے بھیجے جاتے تھے وہ بھی سریہ کہلاتے ہین پس سریہ کو
خاص لڑائی کے معنی مین لینا غلط فہمی ہے - کتاب انسان العیون
ج ۳ باب سرایا ص ۳۱۳ مین لکھا ہے - وظاہر ان کلا مہم انہ
فوق فی ذلک بین ان یکون ارسال ذلک لقتال او یعرفنا
کتجسس الاخبار و لتعلیمہم الشرائع کما فی سریہ موتہ والرجیع او
للتجارۃ کما فی سریہ زید بن حارثہ جہۃ ذہب جمیع التجارۃ
للشام انتہی - فقط - ؛ ؛ ؛ ؛

بقیہ مضمون امداد حسین صاحب عیسائی متعلق جلد ۳ صفحہ ۱۲ کالم ۱

سوال جبکہ خود کتب تواریخ و تفسیر توریت انگریزی وغیرہ
مین مصرح ہے کہ بعد سلطنت اولاد داؤد کی جو وسلم بیت المقدس
کی سلطنت اول بخت نصر دوسری فارسیہ تیسری سکندری
چوتھی رومیہ ہوی اور سنہ ۱۴ مسیحی مین دس بادشاہتون برباد
کنندہ روم سنہ ۶ مسیحی تک سلطنتین رہین اور پھر شاخ یازدہم
ہر قلی آئی اسکو مسلمانون نے برباد کیا ہے فصل ۷ دانیال مین
بتصویر ہے بخت نصر سے رومیہ تک چار بادشاہتین اور دس
انگشت پاسی دس بادشاہتین برباد کنندہ روم معتبرین
انگریزی کہتی ہین اور فصل سات دانیال چار حیوانون سے
بخت نصر سے رومیہ تک چارون بادشاہتین اور دس شاخ
سے دس بادشاہتین برباد کنندہ روم اور گیارہوین سے
ہر قلی نصاری خود کہتے ہین اور فصل ۸ دانیال مین برباد کنندہ

شاخ یازدہم کو صاحب سلطنت خداوند کرکے کہا ہے جو لاکھون
لاکھ مقدسون سے آوے پھر کیا سبب کہ مسلمان اس سے مراد
ہون اس سوال کا جواب بھی دوسری قومون کی نصاری دیوین
نہ اولاد ماجوج کیونکہ وے تسلیم حسب عید کبھی نہ کرینگے والا ماشاء اللہ
مین کلام نہین انکے دلون پر وہی رہیگی اور کوئی منصف اولاد
ماجوج جواب دینے پر آمادہ جو انصاف کے قرین ہو وہ لکھی ورنہ
ان پر سیقدر لازم ہے کہ طعن سوج جاوین اور مطالبہ باب
بستم تکا شفات کرتی رہین اور جبکہ جواب مطابق تاریخ صحیح جو
مطابق کتب مقدسہ کے لکھین وہ منشور محمدی مہتمم اخبار کے
پاس بھیجدین اگر جواب درست ہوگا اور قواعد انصاف کے
قرین طبع ہوگا ورنہ روی کہاؤ تو بہتیرے مسیح کی نسبت وہ
اوصاف خاص جو بعد شاخ یازدہم کی مخصوص مسلمانون کے پیغمبر
صاحب کو ہین کردینگے اور یاد رہے کہ مسیح علیہ السلام کی سلطنت
بار دیگر مطابق درس ۱۴ فصل ۷ دانیال کے ہونی ہے لیکن
وہ موقوف ہے اسپر کہ پہلے صاحب روزہای قدیم ہزارون
مقدسون کی سات انگر سلطنت ہر قلی کو برباد کردی اور پھر دوسرے
مرتبہ صاحب روزہای قدیم صورت مہدی جو خاص عربستان
کا تا ممالک قسطنطنیہ حسب تصریح احادیث بادشاہ ہو مسیح کو
بادشاہت ابدی سونپی ؛ ہماری ہندوستان کے بعض
محققین نے کتب ہندی سنسکرت مین مسمی کلکی اوتار وغیرہ کے
لکھا ہے کہ ۱۸ کلکی اوتار کی [illegible] مرتبہ [illegible]
ایک مرتبہ جب [illegible]
نیز مون منطقہ کرہ زمین کو [illegible]

حالانکہ برجن نوسیل کا ہوتا ہے ویسے یہہ بیان کیا ہے کہ دو مہینے
مرتہ شما یعنی اوتار نوح سے بیالیس ۴۲ لاکھ سال بعد جو دراصل
بیالہ بیالیس ۴۲ سو سال ہے پیر کے روز بارہوین چاند سدی ماہ بیسا کہ
من شنبل یعنی ساحل دریای شنبل دیپ یعنی عرب مین پیدا ہو کیونکہ
سندہ کی پورب کو بامن کے درخت سے جمو دیپ اور ایران کو
شاک دیپ شاخ و درخت و آبادی ایران کی جہت سے اور عرب
اور یہود یہ کو کثرت درخت شنبل سے شنبل دیپ کہتے ہین وہ ہی
مسلمانون کے پیغمبر صاحب جنکی نسبت الوب نشد مین کلکی محمد کرکے لکھا ہے بیالیس ۴۲ سو سال بعد دلاد مجہہ اوتار نوح صاحب
کشتی سے پیر کے روز بارہوین چاند ماہ ربیع الاول مین جو سدی
ماہ بیسا کہ سدی کو مطابق تھا شنبل دیپ عرب مین پیدا ہوے
اور سرانديپ سنگلدیپ نہین کیونکہ وہ ابہہ دیپ ہے نہ دیپ
اور تیسری مرتبہ بعد خشک ہو جانے گنگا کے جو محمد مہدی کرکے ہونگے
لکھا ہے اگر تحقیق مطلوب ہو رسالہ کشف الاسرار مطبوعہ مطبع اخبار
عالم میرٹھ سے کر لیجاوے - وہی قرآن و انجیل سے واضح ہے کہ
اول بار جس نے عالم بنایا وہ خداوند کہلایا ماہ دوسری مرتبہ وہ صاحب
چار یار باب چار مکاشفات سے خداوند فضل جلیال سے صاحب
روزہای قدیم ہوا جسکے چار یار بادشاہ زمین سے ہوے اور تیسری مرتبہ
وہ جو مسیح کو سلطنت بخشی یعنی مہدی مخطط ؛

سوال عیسیٰ علیہ السلام کے کو خبر مجملاً فصل ۱۸ استثنا
مین ہے کہ یہود کو فتنہ دانی بے عقل و غیر قوم سے مطلق بھی
تہا کہ زمانہ مسیح مین نادان یہود مین ہدایت پاوینگے اسکو یہودی
نہین سمجھتے تھے مسیح نے اسی نظر سے فرمایا کہ اگر موسیٰ کے

خون تو سمجھتے تو میری خبر کو جانتے لیکن عیسیٰ بنی یہود سے ہوا
اور عیسیٰ کے بعد نبی کی خبر موسیٰ نے مطابق درس ۱۸ باب نامہ
عبریان کی نہین دی جو برادران بنی اسیو یعنی بنی یہود سے
تھے پس خبر نبوت فصل ۱۸ استثنی مخصوص مطابق اسکے دوسرے
پیغمبر سے ہے اور مطابق تصریح پطرس و لوقا کی باب تین اعمال
مین مخصوص ہے اسی عظیم الشان پیغمبر سے جو مابین رفع مسیح و
زمانہ بار تشریف آوری مسیح مین پیدا ہو کیونکہ وہ کہتا ہے کہ
عیسیٰ پھر آویگا لیکن پھر آنا اوسکا موقوف ہے ہو جانے اون خبرون
موسیٰ و ساری نبیون پر جسکا ذکر خدا نے کیا چنانچہ موسیٰ نے
کہا کہ تمہارے بھائیون مین سے ایک نبی میری مانند ہوگا
اور سموئیل سے پچھلون نے جس نے کچھ کہا اس نے ان روزون
تازگی کی خبر دی اور ابراہیم سے کہا کہ سارے خاندان تیری
اولاد سے برکت پاوینگے اور اس خبر کے بعد اسمٰعیل انکی پیدا ہوی
وہی مسلمانون کی پیغمبر صاحب برادران اسرائیلی یعنے اسمٰعیلی
مین موسیٰ کی مثل پیدا ہوی اور اونکا دعویٰ حسب تصریح فصل
۱۸ استثنی کی نزول کلام خدا تھا اور مطابق فصل مذکور کی جو
کچھ پیشین گوئی کی برابر صحیح ہوی اور یہہ دعویٰ کیا کہ مین وہی
پیغمبر موعود موسیٰ صاحب کلام ہون اور سوا میری جو دعویٰ پیغمبری
یون کہا کرے کہ مین وہ موعود پیغمبر موسیٰ ہون تو ضرور ہے کہ
نشان اوسکا نزول کلام خدا لاوے اور ادنی اوسکا ایک آیتہ
ہے اور جو اس ادعا سے ایک آیتہ لاوے سو ایک ناست گو کہ
حسب تصریح فصل مذکور کے ہر ایک قتل کیا جاوے اور بدستور
حسب تاریخ مسیحہ فصل نہم دانیال کی تمکان مکہ مین حسب تصریح

فصل خون شیعا کی پیدا ہوی اور دوسرے مین یہ صفت
باوجودیکہ مفقود تھی پھر بھی جنہون نے دعوی کیا وہ مارے
گئے پھر کیا سبب ہے کہ سوای یاجوج ماجوج وبنی اصفر کی
جنکی نسبت وعید عدم پیروی ہے دوسری نصاریٰ دین اسلام
قبول نہین کرتی ؛ ای عقل والو ذرا غور کرو اور تعصب کو دور
کرو اور خیال روی کا مت کرو جسکی سب کا کرسچن بنتے ہو اور
مسلمان کہتی ہین ؎ مراد ما نصیحت بود کردیم ؛ حوالت
باخدا کردیم ورفتیم ؛ اور جبتک جواب کا لے کر سچن ان
امور کا بلا خیال ملنی روٹی شراب وکباب کے انصافا ندیوین ای
اہل عقول انکی اقوالون کو محض درینغ جانو فقط ؛
اگر مہتمم اخبار نور افشان وغیرہ انصاف رکھتے ہون اس مضمون
کو بعینہ درج اخبار اپنی مین فرماوین کہ یہہ سوالات بالخصوص
اسلامی نہین بلکہ تحقیق مضمون تواریخی ہین علی ہذا مہتمم
دوسرے اخبار کی اپنی اپنی اخبار مین اس مضمون تواریخی کو درج
فرماوین اگرچہ وہ بالخصوص مسلمان نصاریٰ ہونون کیونکہ
تطبیق ایسا امر ہے کہ گو ہنود قایل توریتہ وانجیل ہنون جیسے
مسلمان ونصاریٰ قایل بحکوم ہنون لیکن جبکہ مطابق خود
ہوجاوے وہ امر یقینی ہے خواہ ایک بار حسب اتفاق ہو
جاوے اور جبکہ کل امور توریتہ وانجیل کی بیان کئی ہوی آیندہ کی
مطابق ہوجاوین پھر کیسکو جائے کلام نہین لیکن ایسے سوالات
جائے غور مثل جناب والا خطاب میور صاحب لفٹنٹ گورنر
بہادر کی ہین ورنہ ؎ کلاہ خسروی تاج شاہی ؛ پہ ہر
کس کور سد عاشا و کلا ؛ اگر مثل تو اب ممدوح کی اصل مطلب

بلحاظ اسکے جو نا شایستہ تاویلات مفسرین توریتہ انگریز کی
کہتے ہین ملاحظہ کرینگے بہت ہے منتج نتایج ہونگے فقط
منشور محمدی الحمد للہ وللہ کہ آجکل ہی مخالفین دین اسلام کی
کیسی محققانہ باتین جو سراسر مذہب اہل اسلام کے حق ہونے پر دال ہین ظاہر ہوتی
ہین اگرچہ اس تحریر مین کی جا جہانتک چند باتین کتب اہل اسلام کی طرف
منسوب ہین وہ خلاف تحقیق ہین مثل حدیث ہونا انا احمد بلا میم
کا الخ وغیرہ تاہم آفرین اس صاحب مضمون کے تحقیق پر۔
واللہ یہدی من یشاء الی صراط المستقیم۔

بقیہ جواب نیاز نامہ

قول ۹ اس مقام پر زمانہ وقت تالیف قرآن کا ذکر کرتا ہون
کہ کتنی آیتین اور سورتین قرآن مین تھین اور محمد صاحب نے انکی
پیچھے سے خارج کرایا اور کونسی سورت یا آیتین تھین جنہین خود
محمد صاحب یا دون کے صحابی بھول گئے۔ اقول پادری صاحب
آپنے اسوقت کا حال کیون نہ بیان کیا کس دن کے لئے چھوڑ دیا
موقع بیان کا یہی تھا اب ہم آپکی منت کرتے ہین کہ آپ ضرور
بیان کیجئے ہم بھی دیکھین کہ آپکس روایت صحیح قرآن کی
کوئی سورت یا آیت کا خارج کرانا یا بھول جانا ثابت کرتے
ہین ہمارا جو یا در کھو پادری صاحب کا یہہ قول محض غلط ہے
روایات صحیحہ مین کہین اسکا پتا نہین شاید پادری صاحب کو ایسے
باتین لکھنے سے فقط عوام کالانعام کا بہکانا اور اپنی ہم مشربون
کا خوش کرنا منظور ہے اگرچہ اس قول کے جواب مین اسیقدر
لکھنا کافی تھا مگر طالبان حق انصاف پسند کے لئے کچھ تفصیل کرنا
ضرور ہے اس لئے کہ اور لکھتا ہون پادریصاحب کا یہہ کہنا کہ محمد صاحب